پہلی اکائی

جغرافیہ بحیثیت مضمون

اس اکائی میں بتایا گیا ہے

- جغرافیہ ایک تکملی مضمون کی حیثیت سے؛ مکانی اوصاف کی سائنس کی حیثیت سے
- جغرافیہ کی شاخیں؛ طبعی جغرافیہ کی اہمیت

© NCERT not to be republished

باب
1
جغرافیہ ایک مضمون کی حیثیت سے

آپ نے ثانوی سطح پر جغرافیہ کو سماجی مطالعات کے کورس میں ایک جزو کے طور پر پڑھا ہے۔ آپ دنیا اور اس کے مختلف حصوں میں جغرافیائی فطرت کے کچھ پہلوؤں سے واقف ہیں۔ اب آپ جغرافیہ کو ایک الگ مضمون کی حیثیت سے پڑھیں گے اور زمین کے طبعی ماحول، انسانی سرگرمیوں اور ان کے تفاعلی روابط کے بارے میں سیکھیں گے۔ آپ اس سطح پر ایک برمحل سوال کر سکتے ہیں کہ ''ہم جغرافیہ کیوں پڑھیں''؟ ہم روئے زمین پر رہتے ہیں۔ ہمارے ماحول کا ہماری زندگی پر کئی طرح سے اثر پڑتا ہے۔ ہمیں زندہ رہنے کے لئے اپنے گردوپیش کے علاقے میں وسائل پر منحصر رہنا پڑتا ہے۔ ابتدائی سماج اپنے ماحول کے قدرتی وسائل مثلاً خوردنی پودوں اور جانوروں پر اپنی گذر بسر کرتا تھا۔ وقت گذرنے کے ساتھ ہم نے ٹکنالوجی کو فروغ دیا اور قدرتی وسائل جیسے زمین، مٹی اور پانی کا استعمال کر کے خوراک پیدا کرنا شروع کیا۔ ہم نے اپنے کھانے کی عادت اور کپڑے کو موجودہ موسمی حالات کے مطابق ڈھالا۔ قدرتی وسائل کی بنیاد، ٹکنالوجی کی ترقی، طبعی ماحول کے ساتھ مطابقت یا اس میں ترمیم سماجی تنظیم اور ثقافتی ارتقاء میں کافی تغیر پایا جاتا ہے۔ جغرافیہ کا طالب علم ہونے کی حیثیت سے آپ مختلف جگہوں اور لوگوں کے بارے میں جاننے کے لئے متجسس ہوں گے۔ آپ کو ان تبدیلیوں کو سمجھنے میں بھی دلچسپی ہوگی جو ایک لمبے عرصہ کے بعد رونما ہوئی ہیں۔ جغرافیہ آپ کو اس قابل بناتا ہے کہ آپ گوناگوں تنوع کو سراہیں اور ان وجوہات کا پتہ لگائیں جو زمان و مکان پر اس تنوع کے لئے ذمہ دار ہیں۔ آپ اپنے اندر وہ مہارت پیدا کر سکتے ہیں جس سے گلوب کو نقشے میں بدلنے کی سمجھ پیدا کر کے سطح زمین کا نظری ادراک کر سکیں۔ جدید سائنسی تکنیک جیسے (GIS) جی آئی ایس اور کمپیوٹر کارٹوگرافی میں حاصل مہارت اور سمجھ آپ کو اس قابل بنائے گی کہ آپ خود بھی ترقی کی قومی کوشش میں بامعنی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

دوسرا سوال جو آپ پوچھ سکتے ہیں یہ ہے کہ ''جغرافیہ کیا ہے''؟ آپ جانتے ہیں کہ زمین ہمارا گھر ہے۔ یہ بہت سی دیگر چھوٹی بڑی مخلوقات کا بھی گھر ہے جو اس زمین پر رہتی ہیں اور اپنی بقا کی کوشش کرتی ہیں۔ زمین کی سطح ایک جیسی نہیں ہے۔ اس کے طبعی خدوخال مختلف ہیں۔ اس پر پہاڑ، پہاڑیاں، وادیاں، میدان، پٹھار، سمندر، جھلیں، ریگستان، جنگل بیابان پائے جاتے ہیں۔ سماجی اور ثقافتی تصویروں میں بھی اختلافات ہیں۔ گاؤں، شہر، سڑکیں، ریلوے، بندرگاہیں، بازار اور انسانوں کے ذریعہ بنائے گئے بہت سے دیگر عناصر ہیں جو انہوں نے اپنی ثقافتی ترقی کے دوران تعمیر کی ہیں۔

یہ اختلاف طبعی ماحول اور سماجی ثقافتی صفات کے درمیان تعلق کو سمجھنے میں کلیدی رول ادا کرتے ہیں۔ طبعی ماحول نے ایک اسٹیج فراہم کیا جس پر انسانی سماج نے اپنی ثقافتی ارتقاء کے دور میں ایجاد کی گئی تکنیک اور آلات کی مدد سے اپنی تخلیقی سرگرمیوں کا مظاہرہ کیا۔ اب آپ شاید اس سوال کا جواب دے سکیں کہ جغرافیہ کیا ہے؟ سیدھے سادے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ''جغرافیہ زمین کا تفصیلی بیان ہے۔'' ایک یونانی عالم ایریٹوستھینز (276-194 ق م) نے پہلی بار جغرافیہ کی اصطلاح کا استعمال کیا۔ یہ لفظ یونانی زبان کے دو مادے اصول ''جیو (زمین) اور گرافوس (بیان) سے نکلا

© NCERT not to be republished

ہے ۔ان دونوں کو ملا کر معنی ہوا زمین کا بیان کرنا۔ زمین کو ہمیشہ سے انسان کا گھر سمجھا جاتا رہا ہے، اس لئے محققین نے جغرافیہ کی تعریف 'انسانوں کے گھر کی حیثیت سے زمین کا بیان' کی ہے۔ آپ اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہیں کہ اصلیت کے کئی پہلو ہوتے ہیں اور زمین بھی کثیر ابعادی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فطری سائنس کے کئی مضامین جیسے علم ارضیات، علم خاک، علم بحریات، علم نباتات، علم حیوانات اور علم موسمیات اور سماجی علوم کے ہم عصر مضامین جیسے علم معاشیات، تاریخ، سماجیات، سیاسیات، علم الانسان وغیرہ سطح زمین کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جغرافیہ اپنے مواد مضمون اور طریقہ کار میں دوسرے مضامین سے مختلف ہے لیکن دوسرے مضامین کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہ اپنا ڈاٹا بیس (معلوماتی بنیاد) فطری سائنس اور سماجی علوم کے تمام شعبوں سے اخذ کرتا ہے اور ان کے امتزاج کی کوشش کرتا ہے۔

ہم نے نوٹ کیا ہے کہ سطح زمین پر طبعی اور ثقافتی ماحول میں فرق پایا جاتا ہے۔ کئی مظاہر آپس میں ایک جیسے ہوتے ہیں اور کئی مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے معقول بات یہ ہوتی ہے کہ جغرافیہ کو علاقائی تفریق (aereal differentiation) کی حیثیت سے سمجھا جائے۔ اس طرح جغرافیہ میں ان تمام مظاہر کا مطالعہ ہوتا ہے جو اس روئے زمین پر بدلتی رہتی ہیں۔ جغرافیہ داں صرف روئے زمین پر پائے جانے والے مختلف مظاہر کا ہی مطالعہ نہیں کرتے بلکہ دوسرے عوامل کے ساتھ ان تعلقات کا بھی مطالعہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے یہ اختلافات رونما ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک خطے سے دوسرے خطے میں فصلوں کی ترتیب مختلف ہوتی ہے لیکن فصلوں کی ترتیب میں یہ اختلاف مٹی، آب وہوا، بازار کی مانگ اور کسانوں کی سرمایہ کاری لگانے کی استطاعت، اور ان کے لئے دستیاب تکنیک کی صلاحیت میں فرق کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح جغرافیہ کا کام کسی دو یا دو سے زیادہ مظاہر میں وجوہاتی تعلق کا پتہ لگانا ہے۔

جغرافیہ داں کسی مظہر کا بیان سبب اور اثر کے تعلق سے کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے نہ صرف اس مظہر کی تشریح میں مدد ملتی ہے بلکہ اسے مستقبل میں بھی دیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جغرافیائی مظاہر خواہ وہ طبعی ہوں یا انسانی جامد نہیں ہیں بلکہ از حد متحرک ہیں۔ وہ بدلتی رہنے والی زمین اور ہمیشہ فعال، نہ تھکنے والے انسان کے درمیان تفاعل کے نتیجے میں وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ ابتدائی انسانی سماج براہ راست اپنے قریبی ماحول پر منحصر تھا۔ اس طرح جغرافیہ کا تعلق فطرت اور انسانی تفاعل کے منجملہ مطالعے سے ہے۔ 'انسان' 'فطرت' کا لازمی جزء ہے اور 'فطرت' پر 'انسانوں' کے عمل کا نقش پڑتا ہے۔ فطرت نے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو متاثر کیا ہے۔ اس کے اثرات کو کھانے، پہننے، گھر بنانے اور پیشہ کو اپنانے میں دیکھا جاسکتا ہے۔ انسانوں نے فطرت کے ساتھ اسے اپنا کر یا تبدیلی کر کے ایک سمجھوتہ کیا ہے۔ جیسا کہ آپ پہلے سے جانتے ہیں کہ موجودہ سماج ابتدائی سماج کے مرحلے سے گذرا ہے جو اپنی بقا کے لئے براہ راست قریبی طبعی ماحول پر منحصر تھا۔ موجودہ سماج نے اپنے فطری ماحول کو ٹکنالوجی کے اختراعات اور استعمال سے بدلا ہے اور فطرت کے فراہم کردہ وسائل کا استحصال کرنے اور استعمال کرنے میں اپنے دائرہ کار کو وسیع کیا ہے۔ ٹکنالوجی کی بتدریج ترقی کی وجہ سے انسان اپنے فطری ماحول کی زنجیروں کی جکڑن کو کم کرنے کے لائق بن سکا ہے۔ اس ٹکنالوجی کی وجہ سے جسمانی محنت کی جانفشانی کم ہوئی، محنت کی صلاحیت بڑھی اور انسانوں کو آرام کا وہ موقع ملا جس سے وہ اپنی اعلیٰ ضروریات کو پورا کر سکیں۔ اسکی وجہ سے پیداوار میں اضافہ ہوا اور مزدوروں کی نقل وحرکت بھی بڑھ گئی۔

فطری ماحول اور انسانوں کے باہمی تعامل کو ایک شاعر نے بڑی خوبصورتی سے انسان اور فطرت (خدا) کے درمیان مکالمہ کی شکل میں اس طرح بیان کیا ہے:

تو شب آفریدی چراغ آفریدم　　توگل آفریدایاغ آفریدی
گلستان وگلزار و باغ آفریدم　　بیان وکہہ دوذرا آفریدی

(علامہ اقبال)

''تم نے مٹی بنائی، میں نے پیالہ بنادیا تم نے رات بنائی میں نے چراغ بنایا۔ تم نے جنگل بیابان، پہاڑی زمین اور ریگستان بنایا میں نے پھولوں کی وادی اور باغیچہ لگا دیا''۔ انسان فطری وسائل کو استعمال کرنے میں اپنی کارستانی کا دعویٰ کرتا ہے۔ ٹکنالوجی کی مدد سے انسان ضرورت کے

© NCERT
not to be republished

مرحلے سے نکل کر آزادی کے مرحلے میں داخل ہو گیا ہے۔ اس نے ہر جگہ اپنا نقش چھوڑا ہے اور فطرت کے ساتھ مل کر نئے امکانات کو جنم دیا ہے۔ اس طرح اب ہمیں انسان زدہ فطرت (humanised nature) اور فطرت کے متاثر انسان (naturalised human beings) ملتے ہیں اور جغرافیہ اسی باہمی کارکردگی کے تعلق کا مطالعہ کرتا ہے۔ نقل وحمل اور مواصلاتی جال کے ذریعہ مکان اور جگہوں کو منظّم کیا گیا ہے۔ لنک (Link راستوں) اور نوڈ (Node) (ہر قسم کی بستیاں اور ان کی درجہ بندی) نے جگہوں کو جوڑا اور خود بتدریج منظّم ہوتے گئے۔ سماجی علوم کے ایک مضمون کی حیثیت سے جغرافیہ مکانی تنظیم (spatial organisation) اور مکانی تکمیل (spatial Integration) کا مطالعہ کرتا ہے۔

بحیثیت مضمون جغرافیہ کا تعلق سوالات کے تین مجموعوں سے ہے۔

کچھ سوالات روئے زمین پر پائی جانے والی فطری اور ثقافتی شکلوں کی شناخت سے متعلق ہیں۔ یہ سوالات ''کیا'' سے تعلق رکھتے ہیں۔

کچھ سوالات روئے زمین پر پائی جانے والی اور ثقافتی شکلوں کی تقسیم سے متعلق ہیں۔ یہ سوالات ''کہاں'' سے تعلق رکھتے ہیں۔

یہ دونوں سوالات فطری اور ثقافتی اشکال کی تقسیم اور محل وقوع کے پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں۔ یہ سوالات اشیاء کی شکلوں اور ان کے محل وقوع کا جدول فراہم کرتے ہیں۔ سامراجی عہد میں مطالعے کا یہ طریقہ ایک مقبول عام طریقہ تھا۔ لیکن ان دونوں سوالات سے جغرافیہ ایک سائنسی مضمون نہیں بنتا جب تک کہ تیسرے سوال کا اضافہ نہ کیا جائے۔ اور یہ تیسرا سوال تشریح سے جڑا ہے یعنی مظاہر کے اشکال واعمال کے درمیان سبب اور اثر کا تعلق کیا ہے۔ جغرافیہ کا یہ پہلو ''کیوں'' کے سوالات سے جڑا ہوا ہے۔

بحیثیت مضمون جغرافیہ مکان (Space) سے متعلق ہے اور مکانی خصوصیات وصفات کا جائزہ پیش کرتا ہے۔ یہ تقسیم، جائے وقوع اور کسی جگہ کسی مظہر کے ارتکاز کے طرز کا مطالعہ کرتا ہے اور اس طرز کے لئے وضاحت فراہم کرتا ہے۔ یہ روئے زمین پر واقع مظاہر کے باہمی ربط اور تعلق کو نوٹ کرتا ہے اور ان کی ترتیب کی وضاحت فراہم کرتے ہوئے ان کی تشریح کرتا ہے۔ یہ انسان اور ان کے طبعی ماحول کے درمیان متحرک باہمی تعامل سے پیدا شدہ مظاہر کے درمیان باہمی تعلق اور گٹھ جوڑ کی تشریح بھی کرتا ہے۔

جغرافیہ بحیثیت ایک تکملی مضمون (Geography as an Integrating Discipline)

جغرافیہ امتزاج کا مضمون ہے۔ یہ مکانی امتزاج کی کوشش کرتا ہے، اور تاریخ زمانی امتزاج کی کوشش کرتا ہے۔ فطری طور پر اس کی رسائی کلی ہے۔ یہ اس حقیقت کی شناخت پیش کرتا ہے کہ دنیا مابینی انحصار کا ایک نظام ہے۔ موجودہ دنیا کا تصور ایک عالمی گاؤں ہے۔ نقل وحمل کے بہترین ذرائع کی وجہ سے دوریاں کم ہو گئی ہیں۔ سمعی بصری ذرائع ابلاغ اور معلوماتی ٹکنالوجی نے شماریاتی بنیاد (Database) کو افزودہ کیا ہے۔ ٹکنالوجی کی وجہ سے فطری مظاہر اور معاشی وسماجی پیمانوں کے بہتر معائنے کا امکان بڑھ گیا ہے۔ ایک تکملی مضمون کی حیثیت سے جغرافیہ کا رشتہ کئی فطری اور سماجی علوم کے ساتھ ہے۔ تمام سائنس خواہ وہ طبعی ہوں یا سماجی ان کا بنیادی مقصد حقیقت کی تفہیم ہے۔ جغرافیہ کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ حقیقت کے پہلوؤں سے متعلق مظاہر کے متعلقات کو سمجھے۔ تصویر 1.1 میں جغرافیہ کے تعلق کو دیگر سائنس کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ سائنسی معلومات سے متعلق ہر مضمون جغرافیہ سے جڑا ہوا ہے کیونکہ ان کے بہت سے عناصر مکانی حیثیت سے بدلتے رہتے ہیں۔ جغرافیہ حقیقت کو اس کے مکانی تناظر میں کلی طور پر سمجھنے میں تعاون کرتا ہے۔ اس طرح جغرافیہ نہ صرف جگہوں کے اعتبار سے بدلنے والے مظاہر کو نوٹ کرتا ہے بلکہ ان کو مجموعی طور پر مربوط کرتا ہے جو دوسری جگہوں پر مختلف ہو سکتے ہیں۔ ایک جغرافیہ داں کو تمام متعلقہ میدانوں کی وسیع سمجھ ہونی چاہئے تاکہ وہ معقول طور پر انہیں مربوط کر سکے۔ اس تکمل کو کچھ مثالوں سے سمجھا جا سکتا ہے۔ جغرافیہ تاریخی واقعات کو متاثر کرتا ہے۔ دنیا کی تاریخی روش کو بدلنے میں مکانی دوریاں بہت ہی اہم سبب رہی ہیں۔ مکانی عمق نے خصوصاً گزشتہ صدی میں کئی ممالک کو دفاع فراہم کیا ہے۔ روایتی جنگ میں بڑے

© NCERT not to be republished

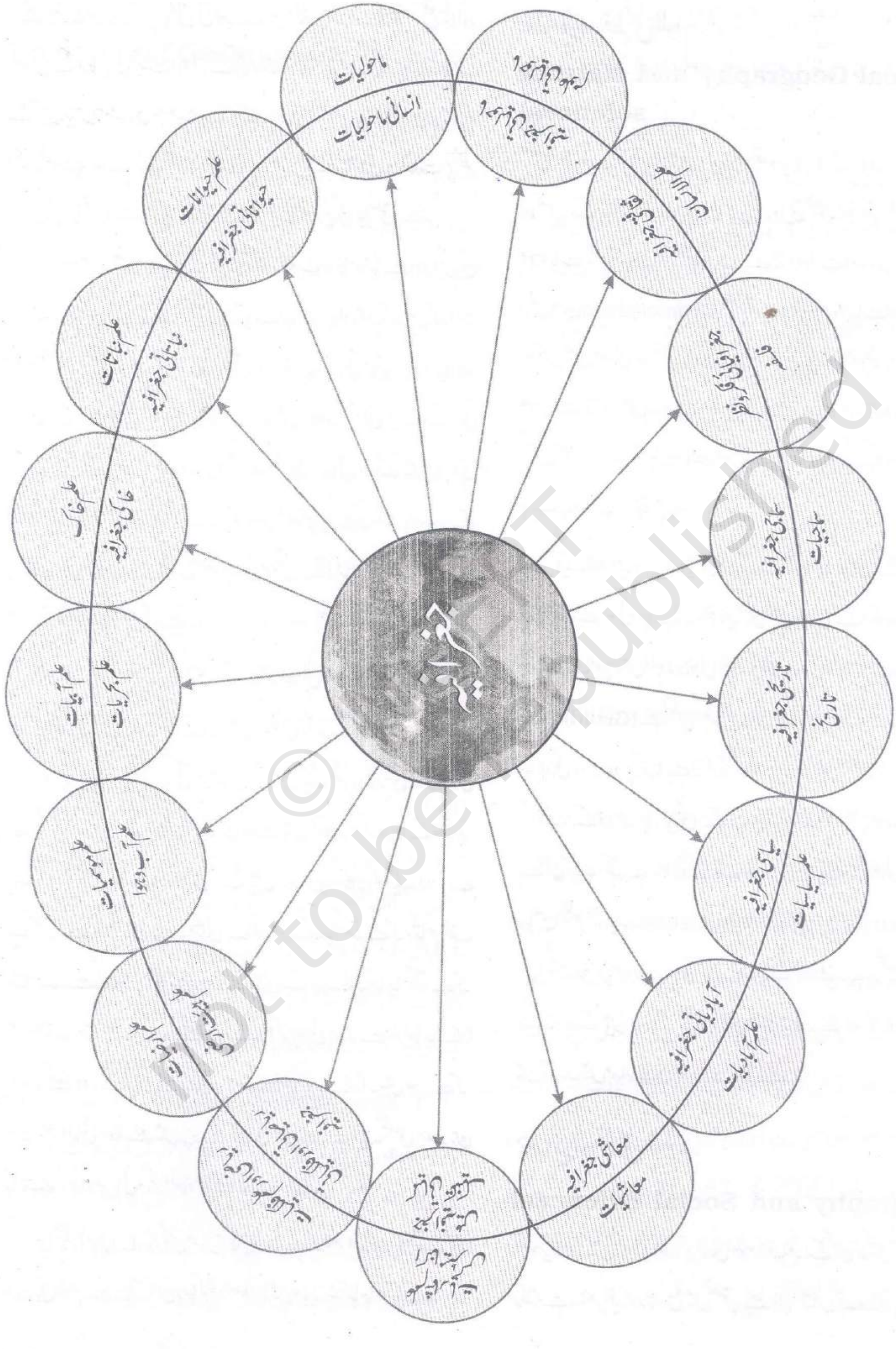

تصویر 1.1: جغرافیہ اور دیگر مضامین کے ساتھ اس کا تعلق

رقبے والے ممالک کو اپنی عمق کی وجہ سے ہی مفتوح نہ ہونے کا موقع ملا اور انہوں نے مکان کی قیمت ادا کر کے صحیح وقت کو حاصل کیا۔ نئی دنیا کے ممالک کے آس پاس سمندری وسعت نے انہیں دفاع فراہم کیا اور ان کی زمین کو جنگ تھوپے جانے سے محفوظ رکھا۔ اگر ہم دنیا کے تاریخی واقعات پر نظر ڈالیں تو ان میں سے ہر ایک کی تشریح جغرافیائی طور پر کی جاسکتی ہے۔

ہندوستان میں ہمالیہ نے ایک عظیم رکاوٹ کا کام کیا ہے اور اس کی حفاظت کی لیکن درّوں نے مرکزی ایشیا کے مہاجرین اور حملہ آوروں کو راستہ فراہم کیا۔ سمندری ساحل نے مشرق اور جنوب مشرقی ایشیا، یوروپ اور افریقہ کے لوگوں کے ساتھ ربط قائم کرنے میں حوصلہ افزائی کی۔ جہاز رانی کی ٹکنالوجی نے بشمول ہندوستان ایشیا اور افریقہ کے کئی ممالک میں یوروپی ممالک کو اپنی کالونی قائم کرنے میں تعاون فراہم کیا کیونکہ انہیں سمندر کے ذریعہ رسائی مل گئی۔ اس طرح جغرافیائی عوامل نے دنیا کے مختلف حصوں کی تاریخی روش میں ترمیم کی ہے۔

ہر جغرافیائی مظہر میں وقت کے ساتھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور اسے عصری طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ ارضی ہیئتوں، آب وہوا، نباتات، معاشی سرگرمیوں، پیشے اور ثقافتی ترقی کی تبدیلیوں میں ایک مقررہ تاریخی روش ہوتی ہے۔ کئی جغرافیائی خدوخال ایک ہی وقت میں مختلف اداروں کے ذریعہ فیصلہ کن عمل کی بدولت وجود میں آتے ہیں۔ زمان ومکان کو ایک دوسرے کے تعلق سے بدلنا ممکن ہے۔ مثال کے طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مقام الف مقام ب سے 1500 کلومیٹر دور ہے یا اس کے بدلے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مقام الف، مقام ب سے دو گھنٹے دور ہے (اگر ہوائی جہاز سے سفر کیا جائے) یا سترہ گھنٹے دور ہے (اگر تیز رفتار ٹرین سے سفر کیا جائے)۔ یہی وجہ ہے کہ وقت جغرافیائی مطالعے میں چوتھے بُعد کی حیثیت سے ایک تکملی حصہ بن جاتا ہے۔ براہ مہربانی دیگر ابعاد ثلاثہ کا تذکرہ کیجئے۔

ڈائیگرام (1.1) اچھی طرح ظاہر کرتا ہے کہ جغرافیہ کا ربط مختلف طبعی اور سماجی علوم سے ہے۔ اس ربط کو دو حصوں میں درجہ بند کیا جاسکتا ہے۔

جغرافیہ اور فطری علوم
(Physical Geography and Natural sciences)

طبعی جغرافیہ کی تمام شاخیں جیسا کہ تصویر 1.1 میں دکھایا گیا ہے نیچرل سائنس کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ روایتی طبعی جغرافیہ علم ارضیات، علم موسمیات، علم آبیات اور علم خاک سے جڑا ہوا ہے اور اس طرح علم ہیئت ارض (Geomorphology) علم آب وہوا، علم بحریات اور خاکی جغرافیہ کا گہرا تعلق فطری سائنس سے ہے کیونکہ ان کے اعداد وشمار (Data) انہیں علوم سے ماخوذ ہیں۔ حیاتی جغرافیہ (Bio-Geography) کا نزدیکی تعلق علم نباتات، علم حیوانات اور ماحولیات سے ہے کیونکہ انسان مختلف جائے پناہ میں رہتے ہیں۔

ایک جغرافیہ داں کو ریاضی اور آرٹ میں اور خاص کر نقشہ بنانے میں بھی مہارت ہونی چاہئے۔ جغرافیہ فلکی عمل وقوع کے مطالعہ سے بھی کافی منسلک ہے اور عرض البلد وطول البلد کی کارکردگی کو بتاتا ہے۔ زمین کی شکل کرہ نما (Geoid) ہے لیکن جغرافیہ داں کا بنیادی آلہ نقشہ ہے جو زمین کی نمائندگی دو ابعاد پر کرتا ہے۔ کرہٗ نما کو دو ابعاد میں منتقل کرنے کے مسئلہ کو گراف کے ذریعہ یا ریاضی کے ذریعہ تیار کردہ اظلال (Projection) سے حل کیا جاسکتا ہے۔ کارٹوگرافک اور کمیاتی تکنیک کو استعمال کرنے میں علم ریاضی، علم شماریات (Statistics) اور اکنامیٹرکس (Economatrics) کی اچھی خاصی مہارت ہونی چاہئے۔ نقشے آرٹ سے پر تخیل کے ذریعہ بنائے جاتے ہیں۔ خاکہ کھینچنے، ذہنی نقشہ تیار کرنے اور کارٹوگرافی کے عمل میں آرٹ میں مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔

جغرافیہ اور سماجی علوم
(Geography and Social Sciences)

تصویر 1.1 میں شامل شدہ ہر سماجی علوم جغرافیہ کے کسی نہ کسی شعبے سے تعلق رکھتا ہے۔ جغرافیہ اور تاریخ میں تعلق پہلے ہی تفصیل سے بتا دیا گیا ہے۔ ہر

© NCERT not to be republished

مضمون کا ایک فلسفہ ہوتا ہے جو اس مضمون کی علت فراہم کرتا ہے فلسفہ بھی مضمون کی بنیاد کا حامل ہوتا ہے اور اس کے ارتقاء کے عمل میں واضح تاریخی عوامل کے تجربات سے بھی گذرتا ہے۔ اس لئے جغرافیہ کے مادری شعبے کی حیثیت سے جغرافیائی فکر و نظر کی تاریخ کو اس کے نصاب میں آفاقی طور پر شامل کیا گیا ہے۔ تمام سماجی علوم یعنی علم سماجیات ، علم سیاسیات ، علم معاشیات اور علم آبادیات سماجی حقیقت کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرتے ہیں ۔جغرافیہ کے شعبے مثلاً سماجی ، سیاسی ، معاشی اور آبادی و بستیاں ان مضامین سے قریب تر تعلق رکھتے ہیں کیونکہ ان تمام مضامین میں مکانی صفات پائی جاتی ہیں۔ علم سیاسیات کا مرکزی موضوع علاقہ ،لوگ اور فرماں روائی ہے، جبکہ سیاسی جغرافیہ، ریاست ، وہاں کے لوگوں اور سیاسی رویئے کو ایک مکانی اکائی کی حیثیت سے مطالعہ کرتا ہے۔ علم معاشیات معیشت کی بنیادی صفات جیسے پیداوار، تقسیم، مبادلہ اور صرف سے بحث کرتا ہے۔ ان تمام اوصاف کا مکانی پہلو بھی ہے اور اس بنا پر معاشی جغرافیہ پیداوار، تقسیم، مبادلہ اور صرف کے مکانی پہلوؤں کا مطالعہ کرتا ہے ۔ اسی طرح آبادیاتی جغرافیہ (Population Geography) علم آبادیات (Demography) سے قریبی رشتہ رکھتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جغرافیہ کا فطری اور سماجی علوم کے ساتھ باہمی ربط کافی مضبوط ہے۔ مطالعہ کرنے کا اس کا اپنا طریقہ کار اسے دوسروں سے ممتاز کر دیتا ہے۔ دیگر مضامین کے ساتھ اس کا نفوذی تعلق ہے اگرچہ تمام مضامین کا اپنا منفرد دائرہ کار ہے لیکن یہ انفرادیت معلومات کی روانی میں رکاوٹ نہیں بنتی جیسا کہ جسم میں خلیوں کی انفرادی پہچان ہے جو غشائیہ سے جدا ہوتے ہیں لیکن خون کی روانی میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ۔ جغرافیہ داں ہم عصر مضامین سے اعداد و شمار لیتے ہیں اور انہیں ایک مکانی ترتیب دیکر نظریہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں ۔جغرافیہ داں کے لئے نقشے کافی مؤثر آلات ہیں جس میں جدولی اعداد و شمار کو بصری شکل میں تبدیل کر کے مکانی ترتیب پیش کی جاتی ہے۔

جغرافیہ کی شاخیں (Branches of Geography)

برائے مہربانی تصویر 1.1 کا آموختہ کے طور پر مطالعہ کریں ۔اس میں صاف طور سے واضح کیا گیا ہے کہ جغرافیہ بین مضامینی مطالعے کا مضمون ہے۔ ہر مضمون کا مطالعہ کسی نہ کسی طرز نظر (approach) کے مطابق ہوتا ہے۔ جغرافیہ کے مطالعے کی طرز نظر میں (۱) نظامی اور (۲) علاقائی طرز نظر اہم ہیں۔ نظامی جغرافیہ کی طرز نظر عمومی جغرافیہ کی طرح ہے۔ایک جرمن جغرافیہ داں الیکزنڈر وون ہمبولٹ Alexandor (1769-1859) Von Humboldt) نے اس طرز نظر کا تعارف پیش کیا تھا۔ علاقائی جغرافیہ طرز نظر کو ہمبولٹ کے ہم عصر ایک دوسرے جرمن جغرافیہ داں کارل رٹّر (Karl Ritter)(1779-1859) نے ترویج دی۔

نظامی طرز نظر (تصویر 1.2) میں کسی مظہر کا مطالعہ ایک کل کی حیثیت سے سارے عالم کے لئے کیا جاتا ہے پھر نوعیات کی شناخت کی جاتی ہے یا مکانی ترتیب پیش کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی شخص قدرتی نباتات کے مطالعے میں دلچسپی رکھتا ہے تو اسے سب سے پہلے پوری دنیا کے نباتات کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ اس کے بعد نوعیات جیسے استوائی بارانی جنگلات یا ملائم لکڑی والے مخروطی جنگلات یا مانسونی جنگلات وغیرہ کی شناخت کرنا، توضیح کرنا اور ان کی حد بندی کرنا ہوگی۔ علاقائی طرز میں پہلے دنیا کو درجہ وار سطحوں پر مختلف خطوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور پھر کسی ایک خطے کے تمام جغرافیائی مظاہر کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ خطے قدرتی ، سیاسی یا مَوسومہ خطے ہو سکتے ہیں۔ کسی خطے کے مظاہر کو کثرت میں وحدت کی تلاش کرتے ہوئے ایک کل کی حیثیت سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔

ثنویت (dualism) جغرافیہ کی ایک اہم خصوصیت ہے جس کا تعارف بہت پہلے ہی ہوگیا تھا۔ یہ ثنویت مطالعہ میں اہمیت کے طور پر ذکر کیئے گئے پہلو پر منحصر ہوتی ہے۔ شروع میں محققین کا زور طبیعی جغرافیہ پر تھا۔ لیکن انسان سطح زمین کا غیر منفک حصہ ہے۔ وہ فطرت کا بھی ایک حصہ اور جزء ہے۔ انسانوں نے اپنی ثقافتی ترقی سے اس سطح زمین پر بہت کچھ کیا

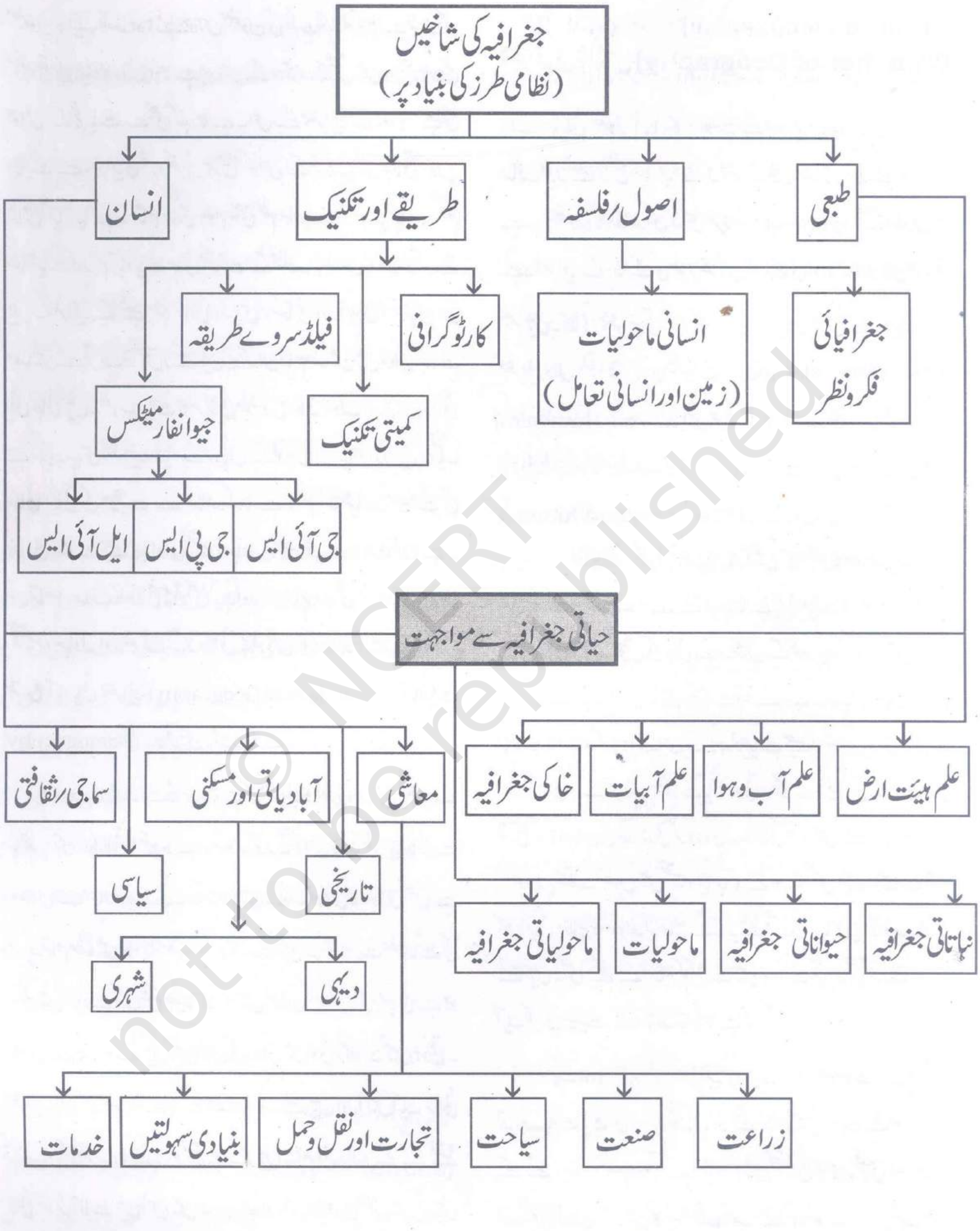

تصویر **1.2** نظامی طرز پر مبنی جغرافیہ کی شاخیں

© NCERT not to be republished

ہے۔اس طرح انسانی جغرافیہ کی ترویج ہوئی جس میں زیادہ اہمیت انسانی سرگرمیوں کو دی جاتی ہے۔

جغرافیہ کی شاخیں (نظامی طرز نظر پر مبنی)

(Branches of Geography (Based on Systematic Approache)

ا۔ طبعی جغرافیہ (Physical Geography)

(i) علم ہیئت ارضی (Geomorphology) میں زمینی مناظر،ان کے ارتقاء اور متعلقہ طریق ہائے عمل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(ii) علم آب و ہوا (Climatology) میں کرۂ ہوا کی ساخت، موسم اور آب و ہوا کے عناصر، آب و ہوائی اقسام اور آب و ہوائی خطوں کے بارے میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(iii) علم آبیات (Hydrology) سطح زمین پر آبی اقلیم کا مطالعہ کرتا ہے جس میں بحر اعظم، جھیلیں، ندیاں اور دیگر آبی مخازن شامل ہیں اور انسانی زندگی اور اس کی سرگرمیوں کے ساتھ زندگی کی مختلف شکلوں پر ان کے اثرات کا مطالعہ کرتا ہے۔

(iv) خاکی جغرافیہ (Soil Geography) مٹی کے تشکیلی طریق ہائے عمل، مٹی کی قسمیں، ان کی زرخیزی کی صورت حال، ان کی تقسیم اور ان کے استعمال کا مطالعہ کرتا ہے۔

2۔انسانی جغرافیہ (Human Geography)

(i) سماجی رثقافتی جغرافیہ (Social/Cultural Geography) کے تحت سماج اور اس کی مکانی تحریکات اور سماج کے ذریعہ عطا کردہ ثقافتی عناصر کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(ii) آبادیاتی اور بستی جغرافیہ (دیہی اور شہری) (Population and Settlement Geography (Rural and Urban) میں آبادیاتی جغرافیہ آبادی کی نمو، تقسیم، کثافت، جنسی تناسب، ہجرت اور پیشہ ورانہ ساخت وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔بستی جغرافیہ میں دیہی اور شہری بستیوں کے خصوصیات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(iii) معاشی جغرافیہ (Economic Geography) میں لوگوں کی معاشی سرگرمیوں جیسے زراعت، صنعت، سیاحت، تجارت اور نقل و حمل، بنیادی سہولیات اور خدمات وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(iv) تاریخی جغرافیہ (Historical Geography) میں ان تاریخی طریق ہائے عمل کا مطالعہ کیا جاتا ہے جن کے ذریعہ مکاں منظم ہوتا ہے۔موجودہ صورت میں آنے سے پہلے ہر خطے میں کچھ نہ کچھ تاریخی تجربات ہوئے ہیں۔جغرافیائی اشکال میں بھی زمانی تبدیلیاں ہوئی ہیں اور یہ شکلیں تاریخی جغرافیہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

(v) سیاسی جغرافیہ (Political Geography) میں مکاں کو سیاسی

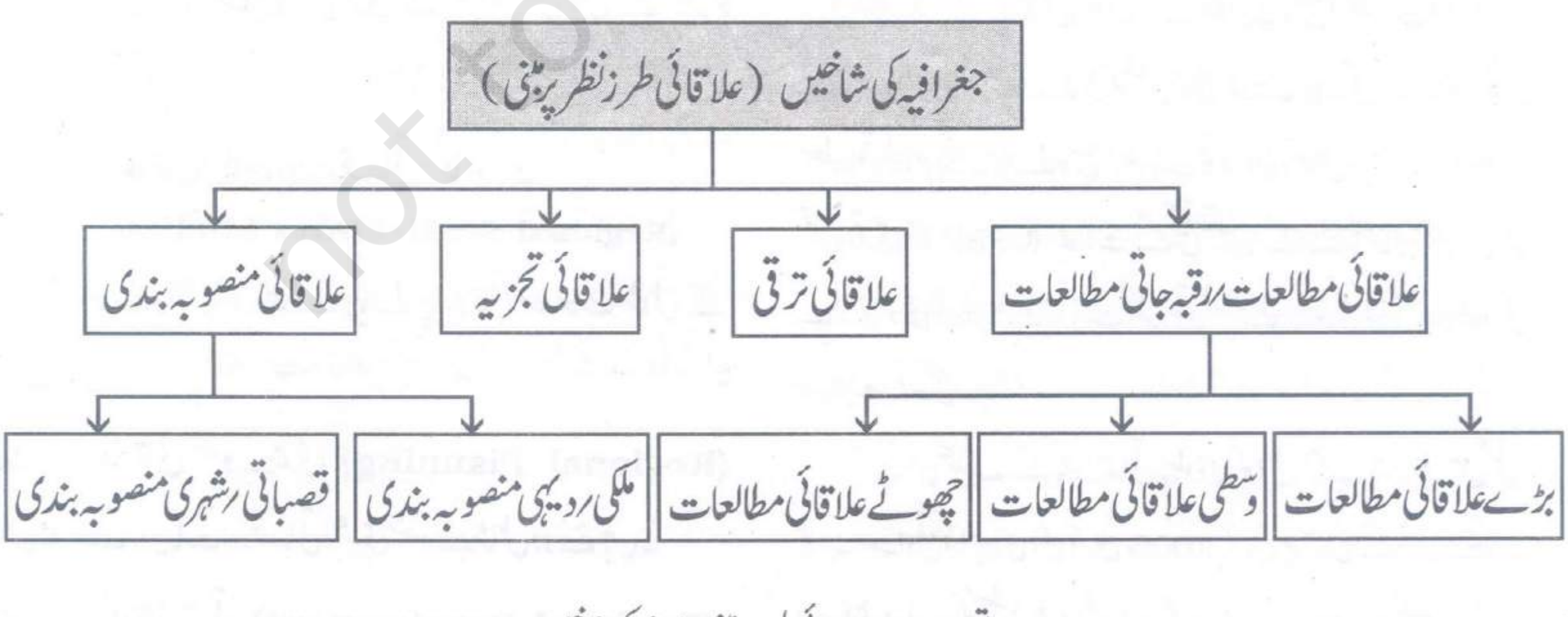

تصویر 1.3: علاقائی طرز پر مبنی جغرافیہ کی شاخیں

© NCERT not to be republished

واقعات کے زاویئے سے دیکھا جاتا ہے اور سرحدوں، پڑوسی سیاسی اکائیوں کے درمیان مکانی تعلقات، انتخابی حلقوں کی حد بندی اور انتخابی منظر کا مطالعہ کیا جاتا ہے نیز آبادی کے سیاسی رویئے کو سمجھنے کے لئے نظریاتی ڈھانچہ تیار کیا جاتا ہے۔

3۔ حیاتی جغرافیہ (Biogeography)

طبعی جغرافیہ اور انسانی جغرافیہ کی باہمی مواجہت کی وجہ سے حیاتی جغرافیہ کا ارتقاء ہوا جس میں درج ذیل شاخیں شامل ہیں۔

(i) نباتاتی جغرافیہ (Plant Geography) میں اپنے فطری ماحول میں قدرتی نباتات کی مکانی ترتیب کا مطالعہ ہوتا ہے۔

(ii) حیوانیاتی جغرافیہ (Zoo Geography) میں جانوروں اور ان کے مسکن کی جغرافیائی خصوصیات اور مکانی ترتیب کا مطالعہ ہوتا ہے۔

(iii) ماحولیات/ماحولیاتی نظام (Ecology/Ecosystem)، انواع (Species) کے مساکن، فطری ماحول اور ان کی خصوصیات کا سائنٹیفک مطالعہ ہے۔

(iv) ماحولیاتی جغرافیہ (Environmental Geography) پوری دنیا میں ماحولیاتی مسائل جیسے زمین کی مسخ کاری، آلودگی اور تحفظ کے تعلق سے احساس و بیداری نے جغرافیہ میں اس نئے شعبے کا تعارف کرایا۔

1. علاقائی مطالعات/رقبہ جاتی مطالعات (Regional Studies/Area Studies)

اس میں بڑے، وسطی اور چھوٹے پیمانے پر علاقائی مطالعات شامل کئے جاتے ہیں۔

2. علاقائی منصوبہ بندی (Regional Planning)

اس میں ملک/دیہات اور قصباتی/شہری منصوبے شامل ہوتے ہیں۔

3. علاقائی ترقی (Regional Development)

4۔ علاقائی تجزیہ (Regional Analysis)

ہر مضمون میں دو پہلو عام ہوتے ہیں۔ وہ ہیں:

(i) فلسفہ

(الف) جغرافیائی فکر و نظر

(ب) زمین اور انسان کا باہمی تفاعل/انسانی ماحولیات

(ii) طریقۂ کار اور تکنیک

(الف) کارٹوگرافی بشمول کمپیوٹر کارٹوگرافی

(ب) کمیتی تکنیک/شماریاتی تکنیک

(ج) فیلڈ سروے کا طریقہ

(د) جیوانفارمیٹکس (ارضیاتی معلومات) جس میں فضائی ادراک (Remote sensing)، جی آئی ایس، جی پی ایس وغیرہ شامل ہیں۔

مندرجہ بالا درجہ بندی جغرافیہ کی شاخوں کا ایک جامع خاکہ پیش کرتی ہے۔ عام طور پر جغرافیہ کے نصاب کی تدریس و آموزش اسی خاکے کے مطابق ہوتی ہے لیکن یہ خاکہ جامد نہیں ہے۔ ہر مضمون کی نشو و نما نئے خیالات، مسائل، طریقۂ کار اور تکنیک کے ساتھ ہوتی رہتی ہے۔ مثال کے طور پر پہلے نقشہ نویسی کا کام ہاتھوں سے ہوتا تھا لیکن اب اس کی جگہ کمپیوٹر کارٹوگرافی نے لے لی ہے۔ ٹکنالوجی نے محققین کو بڑی مقدار کے اعداد و شمار کو استعمال کرنے کے قابل بنا دیا ہے۔ انٹرنیٹ وسیع معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس طرح تجزیہ کرنے کی کوشش کافی حد تک بڑھ گئی ہے۔ جغرافیائی معلوماتی نظام (GIS) نے وسیع معلومات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ جغرافیائی محل وقوعی نظام (GPS) مقامات کے صحیح تعین کے لئے آسان آلہ بن گیا ہے۔ ٹکنالوجی کی وجہ سے درست نظریاتی فہم کے ساتھ ترکیبی جدوجہد کی صلاحیت بڑھ گئی ہے۔

آپ ان تکنیک کے کچھ ابتدائی پہلوؤں کو اپنی کتاب، جغرافیہ میں عملی کام۔ حصہ اول (این سی ای آر ٹی، 2006) میں پڑھیں گے جس سے کہ آپ اپنی مہارت کو مسلسل فروغ دیں گے اور ان کے استعمال کو سیکھیں گے۔

© NCERT not to be republished

طبعی جغرافیہ اور اس کی اہمیت
(Physical Geography and its Importance)

یہ باب ''طبعی جغرافیہ کے مبادیات'' نامی کتاب میں رکھا گیا ہے۔ کتاب کا مواد واضح طور پر اس کے دائرہ کار کی عکاسی کرتا ہے۔ اس لئے یہ مناسب ہے کہ جغرافیہ کی اس شاخ کی اہمیت کو جانا جائے۔ طبعی جغرافیہ میں کرۂ حجری (ارضی ہیئتیں، پن نکاسی، ریلیف اور زمینی خد وخال)، کرۂ ہوا (اس کے اجزاء ترکیبی، ساخت، موسم اور آب وہوا کے عناصر اور کنٹرول، درجہ حرارت، دباؤ، ہوائیں، بارندگی، آب و ہوائی اقسام وغیرہ)، کرۂ آب (بحر اعظم، سمندر، جھیلیں اور اقلیم آب سے منسلک خصوصیات) اور کرۂ حیات (انسان اور خوردبینی عضویوں کی شمولیت کے ساتھ زندگی کی شکلیں، ان کے زندہ رہنے کا نظام یعنی غذائی سلسلہ، ماحولیاتی پیرامیٹر اور ماحولیاتی توازن)۔ مٹی کی تشکیل خاک سازی کے طریق عمل سے ہوتی ہے اور سرچشمی چٹان، آب و ہوا، حیاتی سرگرمی اور وقت پر منحصر ہوتی ہے۔ وقت کے ساتھ مٹی میں پختگی آتی ہے اور مٹی کے پروفائل بننے میں مدد ملتی ہے۔ بنی نوع انسان کے لئے ہر عنصر ضروری ہے۔ ہیئت ارضی انسانی سرگرمیوں کی جائے وقوع کے لئے بنیاد فراہم کرتی ہے۔ میدانوں کا استعمال زراعت کے لئے ہوتا ہے۔ پٹھار جنگلات اور معدنیات فراہم کرتے ہیں۔ پہاڑ چراگاہیں، جنگلات، سیاحوں کے لئے پرفضا مقامات فراہم کرتے ہیں اور ندیوں کا منبع ہیں جو نشیبی زمین کو پانی کی فراہمی کرتی ہیں۔ آب و ہوا ہمارے گھروں کی قسموں، کپڑے اور غذائی عادات کو متاثر کرتی ہے۔ نباتات، فصلی ترتیب، مویشی پالن اور کچھ حد تک صنعت وغیرہ پر آب وہوا کا واضح اثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ انسانوں نے ایسی ٹکنالوجی کی ترویج کی ہے جو آب وہوائی عناصر کو محدود جگہ میں بدل سکتی ہے جیسے ایرکنڈیشنر اور کولر۔ درجۂ حرارت اور بارندگی جنگلوں کی کثافت اور گھاس کے میدانوں کی کیفیت کی ضمانت دیتی ہیں۔ ہندوستان میں مانسونی بارش زراعتی لے کو حرکت دیتی ہے۔ بارش زمین دوز پانی کے آب گیروں کو ازسرنو چارج کردیتی ہے جو بعد میں زراعت اور گھریلو استعمال کے لئے دستیاب ہوتا ہے۔ ہم سمندروں کا مطالعہ کرتے ہیں جو وسائل کا خزانہ ہیں۔ مچھلی اور دیگر سمندری غذاؤں کے علاوہ سمندر میں معدنی وسائل وافر مقدار میں موجود ہیں۔ ہندوستان نے سمندری فرش سے مینگنیز کی گانٹھوں کو جمع کرنے کی ٹکنالوجی حاصل کرلی ہے۔ مٹی قابل تجدید وسیلہ ہے جو زراعت جیسی کئی معاشی سرگرمیوں کو متاثر کرتی ہے۔ مٹی کی زرخیزی فطری طور پر مقرر ہوتی ہے اور ثقافتی طور پر بھی بڑھائی جاتی ہے۔ مٹی پودوں، جانوروں اور خوردبینی عضویوں کو اپنے اندر جگہ دے کر کرۂ حیات کے لئے بھی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

> **جغرافیہ کیا ہے؟**
>
> جغرافیہ کا تعلق سطح زمین کے علاقائی رقبہ جاتی اختلافات کے بیان وتشریح سے ہے۔ — رچرڈ ہارٹ شورن
>
> جغرافیہ میں سطح زمین کے مختلف حصوں میں عموماً متعلقہ مظاہر کے اختلافات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ — ہیٹنر

ایک مضمون کی حیثیت سے طبعی جغرافیہ کا مطالعہ قدرتی وسائل کا اندازہ لگانے اور نظم ونسق کرنے کی حیثیت سے ابھر رہا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے طبعی ماحول اور انسان کے درمیان باہمی ربط کو سمجھنا ضروری ہے۔ طبعی ماحول وسائل فراہم کرتا ہے اور انسان ان وسائل کا استعمال کرکے اپنی معاشی اور ثقافتی ترقی کو یقینی بناتا ہے۔ جدید ٹکنالوجی کی مدد سے وسائل کے تیز رفتار استعمال نے دنیا میں ماحولیاتی عدم توازن پیدا کردیا۔ اس لئے پائیدار ترقی کے لئے طبعی ماحول کی بہتر فہم وفراست مطلقاً ضروری ہے۔

© NCERT
not to be republished

مشق

1. کثیر انتخابی سوالات

(i) درج ذیل میں کس محقق نے 'جغرافیہ' کی اصطلاح دی؟

(الف) ہیروڈوٹس (ب) ایریٹوستھینز

(ج) گلیلیو (د) ارسطو

(ii) درج ذیل میں کس خدوخال کو 'طبعی خدوخال' کہا جاسکتا ہے؟

(الف) بندرگاہ (ب) سڑک

(ج) میدان (د) آبی پارک

(iii) ذیل کے دونوں کالموں سے صحیح جوڑے بنائیں اور صحیح انتخاب پر نشان لگائیں۔

1. علم موسمیات	الف۔ آبادیاتی جغرافیہ
2. علم آبادیات	ب۔ خاکی جغرافیہ
3. علم سماجیات	ج۔ علم آب وہوا
4. علم خاک	د۔ سماجی جغرافیہ

(الف) 1ب،2ج،3الف،4د (ب) 1الف،2د،3ب،4ج

(ج) 1د،2ب،3ج،4الف (د) 1ج،2الف،3د،4ب

(iv) درج ذیل میں کون سا سوال سبب، اثر اور ربط سے تعلق رکھتا ہے؟

(الف) کیوں (ب) کہاں

(ج) کیا (د) کب

(v) درج ذیل میں کون سا مضمون زمانی امتزاج کی کوشش کرتا ہے؟

(الف) سماجیات (ب) جغرافیہ

(ج) انسانیات (د) تواریخ

2. درج ذیل سوالوں کے جواب تقریباً 30 الفاظ میں دیں۔

(i) اسکول جاتے وقت آپ کن اہم ثقافتی خدوخال کا مشاہدہ کرتے ہیں؟ کیا وہ یکساں ہیں یا مختلف ہیں؟ کیا انہیں جغرافیہ کے مطالعے میں شامل کیا جانا چاہئے یا نہیں؟ اگر ہاں، تو کیوں؟

(ii) آپ نے ٹینس بال، کرکٹ بال، سنترہ اور سیتا پھل دیکھا ہے۔ ان میں سے کون زمین کی شکل سے مشابہ ہے؟ آپ نے

اسی خاص مدکو زمین کی شکل بتانے کے لئے کیوں منتخب کیا؟

(iii) کیا آپ اپنے اسکول میں بن مہوتسو مناتے ہیں؟ ہم اتنے سارے درخت کیوں لگاتے ہیں؟ درخت کس طرح ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھتے ہیں؟

(iv) آپ نے ہاتھی، ہرن، کیچوے، درخت اور گھاس کو دیکھا ہے۔ یہ کہاں رہتے ہیں یا اُگتے ہیں؟ اس کرہ کو کیا نام دیا گیا ہے؟ کیا آپ اس کرہ کی کچھ اہم خصوصیات بیان کر سکتے ہیں؟

(v) اپنے گھر سے اسکول تک پہنچنے میں آپ کو کتنا وقت لگتا ہے؟ اگر اسکول آپ کے گھر کی سڑک کے پار دوسری طرف ہوتا تو آپ کو اسکول پہنچنے میں کتنا وقت لگتا؟ آپ کے گھر اور اسکول کے درمیانی فاصلے کا آپ کے آنے جانے میں لگنے والے وقت پر کیا اثر پڑتا ہے؟ کیا آپ وقت کو مکان (دوری) میں یا اس کے بالعکس تبدیل کر سکتے ہیں؟

3. درج ذیل سوالوں کے جواب تقریباً 150 الفاظ میں دیں۔

(i) آپ روزانہ اپنے گردوپیش میں قدرتی اور ثقافتی مظاہر میں ہونے والی تبدیلی کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ تمام درخت ایک ہی قسم کے نہیں ہیں۔ تمام نظر آنے والے پرندے اور جانور مختلف ہیں۔ یہ تمام مختلف عناصر روئے زمین پر پائے جاتے ہیں۔ کیا آپ اب دلیل دے سکتے ہیں کہ جغرافیہ ''علاقائی اختلافات'' کا مطالعہ ہے؟

(ii) آپ نے سماجی مطالعات کے حصوں کے طور پر جغرافیہ، تاریخ، سوکس اور معاشیات کا مطالعہ پہلے کر لیا ہے۔ ان کی باہمی مواجہت پر روشنی ڈالتے ہوئے ان مضامین کے تکمل کی کوشش کریں۔

پروجیکٹ کا کام

قدرتی وسیلہ کی حیثیت سے جنگل کا انتخاب کیجیے:

(i) ہندوستان کا ایک خاکہ بنائیے اور اس پر مختلف قسم کے جنگلات کی تقسیم کو دکھائیے۔

(ii) ہمارے ملک کے لئے جنگلات کی معاشی اہمیت کے بارے میں لکھیے۔

(iii) راجستھان اور اترانچل میں چپکو تحریک پر مبنی ہندوستان میں جنگلات کو تحفظ کی ایک تاریخی رپورٹ تیار کیجیے۔

© NCERT not to be republished